



سوال

سلے ہونے کپڑے کی حد بندی اور احرام کے نیچے شلوار

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلے ہونے لباس کی حد بندی کیا ہے؟ کیا آج کل استعمال ہونے والی شلوار میں احرام کے نیچے استعمال کی جا سکتی ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو اس کے لیے شلوار وغیرہ یا کوئی اور سلاہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے، نہ سارے بدن پر اور نہ اوپر کے حصہ پر بنیان وغیرہ اور نہ نچلے حصہ پر شلوار وغیرہ پہننا جائز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ پوچھا گیا کہ محرم کیا لباس پہنے تو آپ نے فرمایا:

(بخاری، التعمیر، ولا العمام، ولا السراويل، ولا البرانس، ولا الخفاف الا بعد نعلین، فلیس خضین، ولا یطعمنا من الخبزین) (صحیح البخاری، الحج، باب ما یباح للمحرم حج او عمرہ، الخ: 1177)

"اگر وہ قمیصیں، علمے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنے، اگر کسی کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔"

اس سے سائل کو یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ کون سا سلاہوا لباس ہے، جو محرم کے لیے استعمال کرنا ممنوع ہے۔

مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ سلے ہونے لباس سے مراد وہ لباس ہے جو سارے بدن کی پیمائش کے مطابق سلایا بنا گیا ہو جیسے کہ قمیص یا اوپر کے نصف حصہ کے لیے بنایا گیا ہو جیسے بنیان وغیرہ یا نچلے حصہ کے لیے مثلاً شلوار وغیرہ اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو صرف ہاتھ کے لیے بنایا گیا ہو مثلاً دستاں یا پاؤں کے لیے بنایا گیا ہو مثلاً موزے۔ ہاں البتہ جوتے نہ ہونے کی صورت میں موزے استعمال کرنے کی اجازت ہے اور صحیح قول کے مطابق موزوں کا کاٹنا بھی لازم نہیں ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

(من لم یجد نعلین فلیس خضین، ومن لم یجد ازارا فلیس سراويل) (صحیح البخاری، جزاء الصید، باب لم یجد خضین، الخ: 1841، صحیح مسلم، الحج، باب ما یباح للمحرم حج او عمرہ، الخ: 1179)

"جسے جوتے نہ ملیں، وہ موزے پہن لے اور جسے تہ بند نہ ملے، وہ شلوار پہن لے۔"

تو اس حدیث میں موزوں کے کاٹنے کا ذکر نہیں ہے جس سے معلوم ہوا کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹنا واجب نہیں ہے اور پہلی حدیث میں جو کاٹنے کا ذکر ہے تو وہ اس حدیث ابن

عباس رضی اللہ عنہ کے پیش نظر منسوخ ہے۔ یہ مسائل مرد کے حوالے سے ہیں، جہاں تک حج یا عمرے کا احرام باندھنے والی عورت کا تعلق ہے تو اس کے لیے شلوار اور موزے وغیرہ پہننا مطلقاً جائز ہے لیکن اس کے لیے نقاب اور دستانوں کے استعمال کی ممانعت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے [1] جیسا کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے لیکن اجنبی مردوں کے سامنے اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بے نقاب اور دستانوں کے سوا کسی اور چیز مثلاً دھپے وغیرہ سے چھپا لینا چاہیے۔

[1] صحیح بخاری، جزاء الصيد، باب ما یمنی من الطیب للمحرم والمحرمة، حدیث: 1838

بدام احمدی والنداء علم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ